روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 6 ستمبر 2014ء 10 ذیقعد 1435 ہجری 6 تبوک 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 203

عظمت الٰہی کا شاہکار

البرٹ میکو جس ونچسٹر ماہر حیاتیات لکھتا ہے:

یہ پیچیدہ ذی حیات مشین کہاں سے آ گئی؟ خدا نے اسے خود اپنے ہاتھوں سے ڈھالا نہ اس کے پتے اور جڑ بنائی۔ بلکہ اس نے زندگی اس طرح تخلیق کر دی ہے کہ اس میں خود کو برقرار رکھنے کی صلاحیت ہے۔اس کی صلاحیت کہ پشت ہا پشت تک اپنی انواع کو اس طرح باقی رکھے کہ ان میں اس گھاس کی تمام خصوصیتیں برقرار رہیں۔

میرے لئے حیاتیات کا یہ سب سے زیادہ دلکش اور جاذب نظر نیز خدا کی عظمت کا شاہکار ہے۔

(خدا موجود ہے، صفحہ 197، مرتبہ جان کلوورا مونزما۔ مترجم عبدالحمید صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور۔ طبع چہارم)

مذہب کی حقیقت، برکات اور دین حق پر کئے گئے اعتراضات کے مدلل جوابات

مذہب کا خلاصہ دو ہی باتیں ہیں یعنی حق اللہ اور حق العباد

سچا مذہب وہی ہے جس راہ پر چل کر سچی استقامت، دائمی راحت اور دلی اطمینان حاصل ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا 48 ویں جلسہ سالانہ یوکے سے اختتامی خطاب فرمودہ 31/اگست 2014ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 48 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء کے اختتامی اجلاس میں شرکت کے لئے مورخہ 31/اگست 2014ء کو پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ حضور انور کی موجودگی میں چند معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

آٹھ بجکر چالیس منٹ پر اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا اور مکرم فیروز عالم صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات 191 تا 199 کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

ترنم سے پیش کیا۔

حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد اور میڈلز عطا فرمائے۔ اس کے بعد امسال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے شاہد کا امتحان پاس کرنے والے 8 طلباء کو اسناد تقسیم فرمائیں۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے احمدیہ پیس پرائز سال 2014ء کا اعلان کیا۔ یہ ایوارڈ 2009ء سے ان افراد کے لئے جاری کیا گیا ہے جو انسانیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اس سال کا ایوارڈ Mr. Professor Heiner Bielefeldt کو نمایاں کام پر دیا گیا۔ آپ نے عورتوں کے حقوق اور ان کی فلاح و بہبود کے متعلق بہت کام کیا اور ان کے Human Rights کے حوالہ سے بہت سے مضامین میگزین میں شائع ہوئے ہیں۔ اس اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب پر اعتراض کرنے والے اپنے آپ کو صرف مذہب پر اعتراض کی حد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں یہ اعتراض بہت شدت سے کیا جاتا ہے اور اس ضمن میں بہت ساری کتابیں بھی لکھی جارہی ہیں اور آجکل اپنی بات پہنچانے کا کام الیکٹرونک ذرائع سے اور بھی آسان ہوگیا ہے اس کی وجہ سے ایک بات جو لوگوں تک پہنچنے میں ایک عرصہ لیتی تھی۔ اب وہی بات بہت کم عرصہ میں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا میں مذہب سے دوری پیدا ہوگئی ہے۔ بہت سے لوگ مذہب کو صرف قصے کہانیاں ہی تصور کرتے ہیں۔ بلکہ اعتراض کرنے والوں نے انبیاء کو بھی نہیں چھوڑا کہ وہ بھی اپنے مفاد کی خاطر ان پڑھ لوگوں کو اپنے پیچھے چلاتے رہے کہ اب ترقی یافتہ دور میں اس کی ضرورت نہیں۔ بعض پڑھے لکھے لوگ بھی کہتے ہیں کہ آج کے ترقی یافتہ سائنسی دور میں مذہب کا کوئی فائدہ نہیں اور آجکل کے بعض لوگ جن پر قرآن کریم جیسی پُر حکمت شریعت اتری وہ بھی مذہب اور ترقی کو دو علیحدہ چیزیں قرار دینے لگ پڑے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج احمدی ہی ہیں جو مذہب کی پوری حقیقت سے آگاہ ہیں اور اس چیز کا پرچار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی صفت کبھی بھی معطل نہیں ہوئی۔ جہاں قرآن شریف میں گزشتہ تاریخ کا ذکر آتا ہے وہاں موجودہ سائنس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ دین حق کا خدا اب بھی زندہ ہے جیسے پہلے زندہ تھا۔ اب بھی بولتا ہے جیسے پہلے بولتا تھا۔ پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ہے اور مذہب کی حقیقت کو جانا ہے۔ ہمیں یہ اعتراضات فکر میں نہیں ڈالتے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے کہ مذہب اور سائنس ایک ہی چیز ہیں اور سائنس جتنا بھی عروج پکڑ جائے قرآن کی تعلیم اور اصول دین حق کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک الزام لگایا جاتا ہے کہ خدا نے مذہبی کتابوں کی رو سے قوموں کو عذاب دے کر مارا ہے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ کتنے ہی لوگوں کو سیلاب سے مارا، مصری پلوٹھوں کو مارا۔ ایک رائٹر لکھتا ہے کہ یہ تعداد چوبیس لاکھ چھتیس ہزار بنتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب اعتراض کرنے والے سے پوچھا جائے کہ تمہاری سائنس نے تو اس سے زیادہ خون بہایا ہے۔ سائنس نے جو زہریلی گیسیں اور مواد بنایا ہے وہ تو صرف موت ہی موت ہیں۔ کیا انہوں نے دوسری جنگ عظیم کا حال نہیں دیکھا جس میں انہی ایجادات کی وجہ سے 60 سے 70 ملین لوگ مر گئے۔ کیا یہ مذہبی جنگ تھی۔ مذہب مارتا نہیں بلکہ تنبیہ کرتا ہے کہ سلامتی قائم کرو، آپس میں بھلائی سے پیش آؤ۔ اگر انسان نے خون بہایا ہے تو اپنے مفاد کی خاطر، آفتوں سے گزرنا پڑا ہے تو غیر معمولی ظلموں کی وجہ سے۔ اگر فرض کرلیا جائے کہ مذہب اور خدا نہیں ہیں تو کیا یہ

باقی صفحہ 7 پر

عشرہ تعلیم

نظارت تعلیم کے تحت دوسرا عشرہ تعلیم 21 تا 30 ستمبر 2014ء منایا جارہا ہے۔ اس عشرے میں تمام سیکرٹریان تعلیم جماعت کوشش کریں کہ درج ذیل امور کی طرف توجہ رہے۔

☆ تمام طلبہ/ طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں باقاعدہ رجسٹر تیار کیا جائے۔

☆ ڈراپ آؤٹ طلباء/ طالبات سے خصوصی طور پر ملا جائے ایسے طلبہ جنہوں نے گزشتہ 3 سالوں میں بارہویں کلاس سے پہلے تعلیم ترک کی ہوئی ہے انہیں دوبارہ تعلیم جاری کرنے کے لئے کہا جائے۔ حضور انور نے فرمایا ”ہر احمدی بچہ کم از کم ایف اے ضرور پاس کرے۔“

☆ سیمینارز، کوچنگ کلاسز اور کونسلنگ کی جائے۔

☆ سکول میں اول، دوئم اور سوئم آنے والوں کو انعامات دینے کی تقریبات کی جائیں۔

☆ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے جن میں درسی کتب رکھی جائیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط خصوصی طور پر لکھوائے جائیں۔

☆ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ اکٹھے کئے جائیں۔

☆ امداد طلباء کے لئے خصوصی توجہ دی جائے وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی بھر پور کوشش کی جائے۔

☆ اپنی کارکردگی کی رپورٹ عشرہ منانے کے بعد سیکرٹریان تعلیم اضلاع کی وساطت سے مرکز بھجوائی جائے۔

☆ سیکرٹریان تعلیم اضلاع اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ عشرہ کی رپورٹ بھجوائیں۔

☆ پہلے عشرہ میں جو کمی رہ گئی تھی اب اسے پورا کرلیا جائے۔

(نظارت تعلیم)

خطبات طاہر جلد 12 ۔خطبات جمعہ 1993ء

ناشر: طاہر فاؤنڈیشن

ضخامت: 1080 صفحات

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ادارہ طاہر فاؤنڈیشن نے احباب جماعت کی خدمت میں خطبات طاہر کی بارہویں جلد پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

خطبات طاہر کی یہ جلد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 1993ء کے 53 معرکۃ الآراء اور پُر از معارف خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔

حضور انور نے 1992ء میں دعوت الی اللہ کے موضوع پر کثرت سے خطبات جمعہ ارشاد فرمائے تھے اور 1993ء میں سید القوم خادمہم کی تفسیر سمجھا کر جہاں جماعت کو دنیا کی سیادت کے لئے تیار کیا وہاں امت واحدہ اور نظام واحد کے قیام کیلئے جماعت کو عالمی بیعت جیسا عظیم الشان پروگرام دیا اور اٰخَرِيْنَ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا

''تم وہ جماعت ہو جس کا قرآن کریم میں اٰخَرِيْنَ کے لفظ کے تابع ذکر ملتا ہے......ان کے اخلاق، ان کی صفات، ان کی طرزِ زندگی کو اپنی زندگی میں دہراؤ گے اور اپنی زندگیوں میں اُن اخلاق حسنہ کو زندہ کرو گے یا یوں کہنا چاہئے کہ اُن اخلاق حسنہ سے اپنی زندگیوں کو زندہ کرو گے اور نئی زندگی پا کر دنیا کے لئے ایک نمونہ بنو گے''۔

پھر فرمایا۔

''یہ وہ جماعت ہے جسے پیشگوئیوں کے مطابق پہلوں سے ملایا گیا، یہ وہ جماعت ہے جس میں تمام عالم کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے وہ صلاحیتیں عطا فرمائی گئیں اور آسمان سے وہ قوت بخشی گئی۔ جس کے نتیجے میں یہ عظیم الشان کام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے یہ عاجز غلام اور دیوانے سرانجام دیں گے۔ یہ وہ جماعت ہے جسے ہر جمعہ تمام عالم کے احمدیوں کو ایک خطبے کے نیچے جمع کرنے کے سامان کئے گئے اور اسی طرح اور بھی بہت سی جمعیتیں اس جمعہ میں شامل کر دی گئی ہیں''۔

اس طرح آپ نے جماعت کو ایک عظیم ذمہ داری سونپی اور فرمایا:۔

''اے جماعت احمدیہ! تمام دنیا کے انسانوں کو تم نے محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالنا ہے اور یہ تمہارے بس میں کام ہے۔ اگر تمہارے بس میں نہ ہوتا تو میں تمہارے سپرد نہ کرتا۔ تم آخرین کی وہ جماعت ہو جن سے تمام دنیا کی امیدیں وابستہ کر دی گئی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں کیا صلاحیتیں ہیں؟ اور اگر تم اُن صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤ، دعاؤں سے کام لو، حکمت اور تدبیر سے کام لو تو یہ کام تمہارے بس میں ہے۔ اس یقین کے ساتھ تم نے آگے قدم بڑھانا ہے اور اس یقین کے نتیجے میں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں...... حکمت کے ساتھ، آنکھیں کھول کر، ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہوئے اُن ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرنا ہے اور جیسا کہ میں نے بار بار بیان کیا ہے۔ دعا کے بغیر حقیقت میں کسی قدم میں بھی برکت نہیں پڑ سکتی۔ پس لازماً ساتھ ساتھ ہر عہدیدار کو اپنے لئے بھی دعا کرنا ہو گی اور جن نائبین سے اُس نے کام لینا ہے اُن کے لئے بھی دعائیں کرنی ہوں گی۔''

پھر آپ نے عالمی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''عالمی بیعت''۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اللہ اور رسولؐ کے نام پر کوئی بیعت لی جا رہی ہو اور بیک وقت سارے جہان میں اس بیعت کے ساتھ زبانیں بھی متحرک ہوں اور دل بھی دھڑک رہے ہوں اور ایک آواز کے ساتھ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه ......قرار کرنا دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا کرتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کا ایک اظہار تھا یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہوا۔''

دورِ آخرین کی خلافت کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

''عمیق نظر سے دیکھیں تو ہر خلیفہ کا فیصلہ درست ثابت ہوتا ہے اور خلافت کے آخرین کے دور میں جو خلافت جاری ہوئی جو حضرت مسیح موعود کی خلافت کہلاتی ہے اُس میں بھی میرا یہی مشاہدہ ہے میں نے بڑی گہری نظر سے حضرت مصلح موعود کے دور کے تمام مجلس شوریٰ کی کارروائیوں کو پڑھا ہے بہت سے ایسے فیصلے ہیں جو میری نظر میں ہیں جن کا میں خود گواہ ہوں۔ اول تو آپ کو یہ بات دکھائی دے گی کہ اکثر صورتوں میں خلیفہ وقت اکثریت کے فیصلے کو قبول کر لیتا ہے۔ شاذ ہی کوئی ایسی بات ہوتی ہے جس میں قبول نہیں کرتا۔ لیکن جہاں قبول نہیں کرتا وہاں ہمیشہ وہی درست نکلتا ہے اور جماعت ہمیشہ گواہ بن جاتی ہے کہ ہاں یہی بات درست تھی۔''

(خطبہ جمعہ 12 رنومبر 1993ء)

یہ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تبحر علمی کے آئینہ دار ہیں۔ ان خطبات جمعہ کی تدوین کے لئے حضور کے خطبات کی آڈیو کیسٹس اور ہفت روزہ ''بدر'' قادیان سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تدوین کے دوران خطبات جمعہ میں ضروری حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جلد ھذا کی تیاری میں معاونت فرمائی ہے۔ فجز اھم اللہ احسن الجزا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ طاہر فاؤنڈیشن کی اس پیشکش کو قبول فرمائے، اس علمی، روحانی اور تاریخی خزانہ کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علمی فیضان کو جاری رکھنے اور اسے لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

نصیر احمد انجم صاحب کی یادمیں

عالمِ افلاک میں جا کر بسا ہمدم نصیرؔ
آسمانِ احمدیت کا بنا محرم نصیرؔ

اس طرح بے وقت اور چُپ چاپ جانے پہ ترے
دل ہوئے مغموم ، تو ہر آنکھ ہے پُرنم نصیرؔ

پے بہ پے صدمے جُدائی کے اُٹھائیں کس طرح
آہ وہ محمودؔ احمد ، پھر وہابؔ آدم، نصیرؔ

ایم ٹی اے اور جامعہ کی آبیاری کے لئے
مستعد رہتا تھا کتنے شوق سے ہر دم نصیرؔ

تُو نے اخلاص و وفا کے جو جلائے ہیں چراغ
اِن کی لو بڑھتی رہے گی ، ہوگی نہ مدھم نصیرؔ

رات تھا بے کل مگر یہ سوچ کر جی کِھل اُٹھا
کہکشاؤں میں تری ضو بھی تو ہے مدغم نصیرؔ

جنت الفردوس میں پاؤ مقامِ قربِ خاص
تر کرے مرقد کو تیرے ، نور کی شبنم نصیرؔ

سوگواروں کا خدا خود ہے نگہبان و کفیل
اِس طرف سے تو مجھے نہ فکر ہے نہ غم، نصیرؔ

طارق احمد مرزا

محمود احمد سے مراد مکرم محمود احمد صاحب مرحوم، سابق امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا اور وہاب آدم سے مراد مکرم عبدالوہاب آدم صاحب مرحوم، سابق امیر و مشنری انچارج گھانا ہیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

قسط نمبر 5 آخر

مشکل الفاظ کا تلفظ اور ان کے معانی

کتب حضرت مسیح موعود (روحانی خزائن جلد 18)

الفاظ	تلفظ	معانی
محدث	مُحَدِّث	حدیث کا علم جاننے والا، خبر دینے والا
محرف	مُحَرَّف	تبدیل شدہ
محرقہ	مُحْرِقَه	Typhoid۔ٹائیفائیڈ۔ایک خاص قسم کا بخار
محرک	مُحَرِّک	حرکت دینے والا، ابھارنے والا، اکسانے والا
محرمات	مُحَرَّمَات	حرام چیزیں
محرّف مبدل	مُحَرَّف مُبَدَّل	تحریف کیا گیا اور تبدیل کیا گیا
محکم	مُحْکَمْ	مضبوط، مستحکم، پائیدار
مخذول	مَخْذُوْل	ذلیل، رسوا، خوار
مخلصی	مَخْلَصِیْ	نجات، چھٹکارا، رہائی
مدارالمہام	مَدَارُ الْمَهَام	حاکم اعلیٰ، وہ حاکم جو سلطنت کے کاروبار کا مرکز ہو
مدارج	مَدَارِجْ	درجے، رتبے، مناصب
مداومت	مُدَاوَمَتْ	ہمیشگی، ثبات
مداہنہ	مُدَاهَنَه	نفاق، سستی کرنا، جھوٹ بولنا، خوشامد، نفاق
مدقوق	مَدْقُوْق	دق کا مریض، دق: ایک مرض جس میں ہر وقت بخار رہتا ہے، کھانسی اٹھتی ہے، طبیعت نڈھال رہتی ہے اور اس کے جراثیم رفتہ رفتہ پھیپھڑوں کو بے کار کر دیتے ہیں۔
مدّت مدید	مُدَّتِ مَدِیْد	لمبے عرصہ سے
امراض بدنی	اَمْرَاضِ بَدَنِی	جسمانی بیماریاں
مرثیے	مَرْثِیے	مُردے کی تعریف، وہ نظم یا اشعار جس میں کسی شخص کی وفات یا شہادت کا حال اور مصیبتوں کا ذکر ہو
مردمی	مَرْدُمِی	مردانہ قوت
مرسل یزدانی	مُرْسَلِ یَزْدَانِی	خدا کی طرف سے بھیجا ہوا
یزدانی	یَزْدَانِیْ	خدائی
ذبول	ذُبُوْل	لاغری، دبلا پن
مرغزار	مَرْغْزَار	سبزہ زار، چراگاہ، وہ جگہ جہاں کثرت سے گھاس لگی ہو
مرقومہ	مَرْقُوْمَه	لکھا ہوا، تحریر کیا ہوا
مرکب	مَرْکَبْ	سواری
مریل	مَرْیَل	نہایت دبلا، لاغر، کمزور، ناتواں
مزیّن	مُزَیَّنْ	سجا ہوا، آراستہ
مژدہ رسان	مُژْدَہ رَسَان	خوشخبری پہنچانے والا
مستحدث	مُسْتَحْدَثْ	نیا، جدید
مستحسن	مُسْتَحْسَن	نیک، پسندیدہ، خوب، بہتر
مستطیع	مُسْتَطِیْع	استطاعت رکھنے والا، صاحب قدرت
مستعملہ	مُسْتَعْمِلَه	کام میں لایا ہوا، برتا ہوا، مروّج
مستلزم تکذیب	مُسْتَلْزِم تَکْذِیْب	جس سے تکذیب لازم آتی ہے، جس سے کسی کا جھوٹا ہونا لازمی قرار پائے
مستمر	مُسْتَمِرْ	ہمیشہ رہنے والا، پائیدار، مستقل
مستوجب	مُسْتَوْجِبْ	واجب، لائق، قابل
مسخر	مُسَخَّرْ	تسخیر کیا گیا، فتح کیا گیا، مغلوب، مطیع
مسروقہ	مَسْرُوْقَه	چوری کیا گیا
مسطورہ	مَسْطُوْرَه	مرقوم، تحریر کیا گیا، لکھا گیا
مسکت	مُسْکِتْ	چپ کرانے والا، لاجواب کرنے والا
مسل	مِسَل	مقدمہ کے کاغذات، روائداد مقدمہ
مسلوب	مَسْلُوْب	سَلب کیا گیا، چھین لیا گیا
مسلول	مَسْلُوْل	سِل کا مریض۔ایک مہلک بیماری جس میں عموماً پھیپھڑوں کی کھانسی کے ساتھ تیز بخار ہوتا ہے۔
مسلّم/ مسلّمات	مُسَلَّمْ	تسلیم کیا گیا، مانا گیا
مسمار	مِسْمَار	منہدم، گرایا ہوا
مشت زن	مُشْتْ زَنْ	مُکّا مارنے والا، کشتی کرنے والا
مشتق	مُشْتَق	وہ لفظ جو کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو
مشتہر	مُشْتَہِر	اشتہار دینے والا
مشرف	مُشَرَّفْ	عزت دیا گیا، شرف دیا گیا
مشک	مُشْک	ایک قسم کی خوشبو جو تاتار اور ختن کے نافہ سے نکلتی ہے
مشورتوں	مَشْوَرَتوں	مشورت کی جمع: صلاح، کونسل، منصوبہ
مشہود/ مشہودات	مَشْهُوْد	حاضر کیا گیا، موجودہ، ظاہر، ثابت
مشیخت	مَشِیْخَت	بزرگی
مصحح	مُصَحَّحه	درست، تصحیح کیا ہوا
مصفّا/مصفّٰی	مُصَفَّا/مُصَفّٰی	صاف کیا گیا، خالص
مضائقہ	مُضَائَقَه	قباحت، ہرج، ڈر
مضر	مُضِرّ	نقصان دہ
مضطرب	مُضْطَرِبْ	پریشان، بے چین، بے قرار
مطلوب	مَطْلُوْب	طلب کیا گیا، مانگا گیا
مطہر	مُطَهَّر	پاک کیا گیا
مظہراتم	مَظْهَرِ اَتَمّ	کمال ظہور والا، کامل گواہ
معاد	مَعَاد	لوٹ کر جانے کی جگہ، واپس جانے کا مقام
معاذ اللہ	مَعَاذَاللہ	اللہ کی پناہ، اصل میں اَعُوْذُ مَعَاذَ اللّٰہِ تھا۔یعنی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں
معاصی	مَعَاصِی	معصیت کی جمع: گناہ،
معائب	مَعَائِب	معیب کی جمع: عیوب، نقائص، خرابیاں
معتمدعلیہ	مُعْتَمَدْ عَلَیْه	جس پر اعتماد کیا جائے
معجزہ نما	مُعْجِزَہ نُمَا	معجزہ دکھانے والا
معدودے چند	مَعْدُوْدے چَنْد	گنتی کے چند
معدوم	مَعْدُوْم	مٹایا گیا
معذور	مَعْذُوْر	مجبور
معرض التوا	مَعْرَضِ اِلْتِوَا	کسی چیز کے مکمل نہ ہونے کا مقام، مکمل ہونے میں تاخیر ہونا
معرضِ ہلاکت	مَعْرَضِ هَلَاکَتْ	ہلاکت کی جگہ، ہلاکت کا مقام
معہود	مَعْهُوْد	جس کا عہد کیا گیا ہو
مغایرت	مُغَایَرَتْ	بیگانگی، ناموافقت
مغز	مَغْز	گری، گودا، کسی چیز کا اصل حصہ
مفردات	مُفْرَدَات	وہ چیزیں جو باعتبار شناخت الگ اور اصلی ہوں۔حروف تہجی جو الگ الگ لکھے جاتے ہیں
مفصل	مُفَصَّلْ	واضح، کھول کر بیان کیا گیا
مفقود	مَفْقُوْد	کھویا ہوا، غائب
مفلس	مُفْلِسْ	محتاج، غریب، مسکین
مقتدا	مُقْتَدَا	جس کی پیروی کی جائے، امام، پیشوا، رہنما
مقتدرذات	مُقْتَدِرْ ذَات	قدرت والی ذات
مقتضیٰ	مُقْتَضٰی	مقصد، خواہش، جس کی خواہش کی گئی۔
مقدور	مَقْدُوْر	طاقت، مجال
مقفّل	مُقَفَّلْ	تالا لگایا گیا، بند
مقلّد	مُقَلِّدْ	تقلید کرنے والا، مسلمانوں کا وہ فرقہ جو چاروں اماموں میں سے کسی کو مانتا ہے
مقولہ	مَقُوْلَه	قول، بات، ضرب المثل
مکالمات و مخاطبات الٰہیہ	مکالمات و مخاطبات الٰهیه	اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ بات کرنا اور الہام کرنا
مکتفی	مُکْتَفِیْ	کافی ہونا
مکررًا	مُکَرَّرًا	دوبارہ، تکرار کے ساتھ
مکرم	مُکَرَّم	معزز، عزت دار
مکروہات	مَکْرُوْهَات	ناپسندیدہ اشیاء
مکشوف	مَکْشُوْف	کھولا گیا، واضح، ظاہر
ملاپ	مِلَاپ	میل جول، دوستی، ربط
ملاحت	مَلَاحَتْ	خوبصورتی جو سانولے پن سے ہوتی ہے
ملامت	مَلَامَتْ	برا بھلا کہنا
ملائکہ	مَلَائِکَه	فرشتے
ملت	مِلَّتْ	قوم
ملک الموت	مَلَکُ الْمَوْت	موت کا فرشتہ
ملکوتی صفات	مَلَکُوْتِی صِفَات	فرشتوں کی سی خصلتیں رکھنے والا
ملول	مَلُوْل	رنجیدہ، اداس، غمگین
ملونی	مِلَوْنِی	ملاوٹ، آمیزش، کھوٹ

مماثلت مکانی	مُماثَلَتْ مَکانِی	مکان کے لحاظ سے مشابہت، جگہ کے لحاظ سے مشابہت
ممدومعاون	مُمِدّو مُعَاوِن	مددگار
ممدوحہ بالا	مَمْدُوحہ بَالَا	اوپر جن کی تعریف کی گئی ہے
ممسوخ	مَمْسُوخ	جس کی شکل بگاڑ دی گئی ہو
من حیث الوحی	مِنْ حَیْثُ الْوَحْی	وحی کے لحاظ سے، جہاں تک وحی کا تعلق ہے
منادی	مُنَادِی	اعلان کرنے والا
مناظرات	مُنَاظَرَات	مُناظرہ کی جمع: باہم بحث، جھگڑا
منافات	مُنَافَات	ایک دوسرے کی نفی کرنا
منجانب اللہ	مِنْجَانِبِ اللہ	اللہ کی طرف سے
منجی	مُنْجِی	نجات دینے والا
منذر	مُنْذِر	ہوشیار کرنے والا، عذاب سے ڈرانے والا
منزہ	مُنَزَّہ	پاک، عیبوں سے پاک
منسوخ	مَنْسُوخ	ردکیا ہوا
منشا	مَنْشَا	مقصد، باعث، مطلب، منصوبہ، عندیہ
منصوبہ باز	مَنْصُوبَہ بَاز	منصوبہ بنانے والا
منصور	مَنْصُوْر	مدد کیا گیا
منطبق	مُنْطَبِق	موافق، برابر، یکساں
منطق	مَنطِق	بولنا، گویائی، گفتگو، وہ علم جو عقلی دلائل سے حق کو حق اور ناحق کو ناحق ثابت کرے
منعم حقیقی	مُنْعِمِ حَقِیقِی	سچا انعام کرنے والا، حقیقی انعام کرنے والا
منقبض	مُنْقَبِض	مکدر، ناراض، ناخوش، سمٹا ہوا
منقسم	مُنْقَسِم	تقسیم شدہ، تقسیم کیا گیا
منقطع	مُنْقَطِع	قطع ہونے والا
منقوش	مَنْقُوش	ذہن نشین، لکھا گیا
منقول / منقولات	مَنْقُوْل	نقل کیا گیا، لکھا گیا
منقولہ بالا	مَنْقُولَہ بَالَا	جو اوپر نقل کئے گئے ہیں
موانع	مَوَانِع	مانع کی جمع: روکنے والی چیزیں
موجب فرار	مُوْجِبِ فِرَار	بھاگنے کا باعث، فرار ہونے کی وجہ
موحد/موحدین	مُوَحِّد	خدا کو ایک ماننے والا
موذی	مُوْذِی	تکلیف دینے والی
مورد بروز	مَوْرِدِ بُرُوْز	جو شخص کسی کے بروز یا مثیل ہونے کے مقام پر پہنچا ہو
موروثی	مَوْرُوْثِی	جدی، آبائی، ورثہ میں ملی ہوئی چیز
موسوم	مَوْسُوْم	نام رکھا گیا
موصوف	مَوْصُوْف	تعریف کیا گیا، وہ شخص جس کی تعریف کی گئی ہو
موضوعہ	مَوْضُوْعَہ	گھڑی ہوئی حدیث، جھوٹی حدیث، غلط بات
موعود	مَوْعُوْد	جس کا وعدہ دیا گیا ہو
موقت	مُؤَقَّت	زمانہ کے ساتھ معین کیا گیا
موہبت الہیّہ	مَوْہِبَتِ الٰہِیَہ	خداتعالیٰ کی طرف سے عطا
موہبت	مَوْہِبَت	عطا، بخشش
موکد	مُؤَکَّد	تاکید کیا گیا
مہجور	مَہْجُوْر	چھوڑا ہوا

مہرختمیت	مُہرِ خَتمِیَت	آخری ہونے کی مہر
مہلک مرض	مُہلِکْ مَرَض	ہلاک کردینے والی بیماری
مہیب	مُہِیب	خوفناک، خطرناک، بھیانک، ڈراؤنا
میان	مِیَان	نیام، تلوار یا اور کوئی اسلحہ رکھنے کا غلاف
میخ	مِیخ	کیل، کھونٹی،
مینہ	مِینہ	بارش، برسات
مَری	مَرِی	دم نکلنا، موت آنا، طاعون
مُذنب	مُذْنِب	گناہ کرنے والا
مُردار	مُرْدَار	مرا ہوا، مردہ جانور
مُرغ سنگ خوار	مُرْغِ سَنگ خوَار	عقاب کی ایک قسم
مُستغفر	مُسْتَغْفِر	استغفار کرنے والا، اللہ سے بخشش طلب کرنے والا
مُشتِ اُستخواں	مُشتِ اُستُخوَاں	لاغر، کمزور، جس کے بدن پر گوشت نہ ہو
مُغیّر	مُغَیَّر	تبدیل کیا گیا
مُوصِل الی الذّنب	مُوْصِلِ اِلَی الذَّنب	گناہ تک پہنچانے والا
مُہرزدہ دل	مُہرزَدَہ دِل	ایسا دل جس پر مہر کردی گئی ہو
مُہرکن	مُہر کُن	مہر بنانے والا
نابود	نَابُوْد	فنا ہونے والا، فانی، ناپائیدار
ناپدید	نَاپَدِید	نظر سے اوجھل، پوشیدہ، غائب، مخفی، مفقود، معدوم
ناتوان	نَاتَوَان	ضعیف، کمزور، نحیف
ناچار	نَاچَار	بے بس، مجبور، معذور
نادار	نَادَار	مفلس، محتاج، غریب
ناسوت	نَاسُوت	انسانی فطرت، نوعِ انسانی، انسانیت، ظاہری عبادت
ناشدنی	نَاشُدَنی	ناممکن، محال
ناشناسا	نَاشَناسَا	جو پہچانتا نہ ہو
ناصح شفیق	نَاصِحِ شَفِیق	نصیحت کرنے والا مہربان
ناطق	نَاطِق	بولنے والا
ناعاقبت اندیش	نَاعَاقِبَتْ اَنْدِیش	جو نتائج سے لاپرواہ ہو
نافہم	نَافَہم	نہ سمجھنے والا
ناقوس	نَاقُوس	بگل، صور
ناگہانی آفات	نَاگَہانی آفَات	اچانک آنے والی آفات یا مصیبتیں
نالش دائرکی	نَالِش دَائِر کی	عدالت میں مقدمہ کیا۔
نامراد	نَامُرَاد	ناکام، جس کی مراد پوری نہ ہوئی ہو
نجاست	نَجَاسَت	گندگی
نخوت	نَخْوَت	گھمنڈ، غرور
ندیموں	نَدِیموں	ندیم کی جمع: ہم نشین، ساتھی، دوست
نذیر	نَذِیر	ڈرانے والا
نر	نَر	مذکر، مرد
نزع	نَزْع	جاں کنی، جان کھنچنا، دم ٹوٹنا
نزول الماء	نُزُوْلُ الْمَاء	آنکھ کی بیماری کا نام، وہ پانی جو آنکھوں میں آجاتا ہے جس سے بصارت جاتی رہتی ہے
نسیم	نَسِیم	آہستہ چلنے والی خوشبودار ہوا
نسیم سحر	نَسِیمِ سَحَر	صبح کی ہوا

نشاء	نَشَاء	پیدا کرنا، نئے سرے سے پیدا کرنا
نشست برخاست	نَشَسْتِ بَرْخَاست	اٹھنا بیٹھنا
نشیب	نَشِیب	نچلا علاقہ، پستی زمین
نشیمن	نَشِیمَن	مسکن، مکان، پرندوں کا گھونسلا
نص	نَصّ	اصل عبارت، متن، تحریر (وہ آیات جن کے معانی ظاہر و باہر ہوں)
نطق	نُطق	بولنا
نظر بد	نَظَرِ بَد	بری نظر
نظر براں	نَظَر بَرَاں	اس پر نظر کرتے ہوئے
نظرتحقیر	نَظرِ تَحقِیر	حقارت کی نظر سے
نظیر	نَظِیر	مثال، مانند
نعماءِ الٰہی	نَعمَاءِ الٰہِی	اللہ تعالیٰ کی نعمتیں
نفاق	نِفَاق	منافقت
نفس امارہ	نَفسِ اَمَّارَہ	بہت حکم کرنے والا، انسان کی وہ خواہش جو برے کاموں کی طرف اکسائے
نفس پرست	نَفْس پَرَست	عیاش، خودغرض، مطلب پرست
نفع رساں	نَفَعْ رَسَان	فائدہ مند
نفوس	نُفُوس	نفس کی جمع: انسان، لوگ
نفی بروز	نَفِی بُرُوْز	بروز ہونے کا انکار کرنا، کسی کا مثیل ہونے سے انکار کرنا
نفی غیریت	نَفِی غَیرِیَت	کسی غیر کی موجودگی کا انکار کرنا
نفی وجود	نَفِی وُجُوْد	کسی کے وجود کا انکار کرنا
نقارہ	نَقَّارَہ	طبل، نوبت
نقب زنی	نَقْب زَنی	سرنگ بنانا، سوراخ کرنا
نقشہ جات	نَقْشَہ جَات	نقشہ جات، نقشے
نقصان رساں	نُقْصَان رَسَاں	نقصان پہنچانے والا
نکتہ چینی	نُکتَہ چِینی	عیب نکالنا
نگہ	نِگَہ	نگاہ، نظر
نمایش گاہ	نُمَایش گَاہ	نمائش کی جگہ
نمودار	نُمُوْدَار	ظاہر ہونا
نواح	نَوَاح	اردگرد
نوبت	نَوْبَت	کسی چیز یا کام کا وقت، باری
نوردیدہ	نُوْرِ دِیدَہ	آنکھوں کا نور، آنکھوں کی روشنی
نوشتوں	نَوِشْتوں	نوشتہ کی جمع: تحریر، کتابت، لکھائی
نومید	نَوْمِید	ناامید، مایوس
نہاں درنہاں	نِہَاں دَرْ نِہاں	مخفی در مخفی، پوشیدہ
نہایت کار	نِہایَت کَار	آخرکار
نیرّ	نَیِّر	سورج
نیکوکاروں	نِیکو کَارُوں	نیک لوگ، نیکیاں کرنے والے
نیلام	نِیلَام	بولی لگا کر بیچنا
نیم مردہ	نِیم مُرْدَہ	ادھ موا، تقریباً مردہ حالت میں
نیّت بخیر	نِیَّت بخیر	خیر کی نیت کرنا
واجب الاخذ	وَاجِبُ الْاَخْذ	پکڑے جانے کے لائق، گرفت کئے جانے کے لائق
واجب القتل	وَاجِبُ الْقَتْل	قتل کرنے کے لائق
واجبات وقت	وَاجِبَاتِ وَقْت	وقت کی ضروریات، وقت کے فرائض
واحد لاشریک	وَاحِدْ لَاشَرِیک	وہ ذات جو اکیلی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں
وار	وَار	تلوار خنجر وغیرہ کی ضرب یا چوٹ، حملہ

واردات	وَارِدَات	سانحہ، حادثہ، واقعہ، حالات
وارنٹ	وَارَنٹ	گرفتار کرنے کا تحریری حکمنامہ
واقعات خارجیہ	وَاقِعَاتِ خَارِجِیَہ	ظاہری واقعات
وبا	وَبَا	ایسی بیماری جو ہوا خراب ہونے کی وجہ سے بکثرت پھیلے، متعدی بیماری
وبال	وَبَال	عذاب، سختی، گرانی، بوجھ
وثیقہ	وَثِیْقَہ	معاہدہ، سند، اقرارنامہ، عہدنامہ
وجاہت	وَجَاهَت	خوبصورتی، چہرے کا روشن ہونا
وجہ معاش	وَجْہِ مَعَاش	وہ شے جو گزارہ کرنے کا ذریعہ ہو
وجیہہ	وَجِیْہ	خوشنما، خوبصورت
وحشت انگیز	وَحْشَتْ اَنْگِیْز	ڈراؤنا، ہولناک
وحی اللہ	وَحْیُ اللّٰہ	اللہ کی وحی
وحی رسانی	وَحِی رَسَانِی	وحی پہنچانا
وحی متلو	وَحِیِ مَتْلُوّ	اللہ کا نازل کردہ کلام جس کی تلاوت کی جاتی ہو مثلاً قرآن کریم
وحی یابوں	وَحِیْ یَابُوں	وحی پانے والے
ورثاء	وُرَثَاء	وارث کی جمع

ورطہ	وَرْطَہ	ہلاکت کا مقام، وہ زمین جہاں رستہ نہ ہو، بھنور، گرداب، پانی کا چکر
وسوسہ اندازی	وَسْوَسَہ اَنْدَازِی	وسوسہ ڈالنا، اندیشہ پیدا کرنا
وسوسہ نفسانی	وَسْوَسَہ نَفْسَانی	انسانی اندیشہ
وصال	وِصَال	ہمبستری کرنا، ملنا، ملاقات کرنا
وضع پیدائش	وَضْعِ پَیْدَائِش	پیدا ہونے کا طریقہ
وعظ و پند	وَعْظ و پَنْد	وعظ و نصیحت کرنا
وعید	وَعِیْد	سزا دینے کا وعدہ، سزا دینے کا وہ وعدہ جو اگلے کی توبہ سے ٹل بھی سکتا ہے
وقوعہ	وُقُوْعَہ	حادثہ، سانحہ
ولی الرحمان	وَلِیُّ الرَّحْمَان	رحمان خدا کا دوست
وہبی	وَهْبِی	بخشا ہوا، عطا شدہ، دیا ہوا، فطرتی
ہالہ	هَالَہ	وہ دائرہ جو چاند کے گرد ظاہر ہوتا ہے
ہاویہ	هَاوِیَہ	دوزخ کا سب سے نیچے کا طبقہ
ہجو	هَجْو	اشعار کی صورت میں کسی کی برائی کرنا، کسی کو برا کہنا، مذمت کرنا
ہراساں	هَرَاسَاں	ڈرا ہوا، خوف زدہ، خوفناک

ہم صحبت	هَمْ صُحْبَت	ہم دم، ہم رنگ
ہمدست	هَمْدَسْت	شریک، رفیق
ہمرنگ	هَمْرَنْگ	ایک طرح کا، یکساں، یک رنگ
ہمزبان	هَمْزُبَان	ہم قول، متفق
ہوا و ہوس	هَوَا و هَوَس	حرص اور لالچ، عیاشی، شہوت پرستی
ہوا پرست	هَوَا پَرَسْت	عیاش، خواہشات کے پیچھے چلنے والا
ہوائے نفس	هَوَائے نَفْس	نفس کی خواہشات
ہولناک	هَوْلنَاک	بھیانک، خوفناک، ڈراؤنا
ہیبت ناک	هَیْبَت نَاک	ڈراؤنا
ہیچ	هِیْچ	ناکارہ، ناچیز
ہیزم	هَیْزَم	سوکھی لکڑی، ایندھن
ہیکل	هَیْکَل	بڑے جثہ والا،
یاوہ گوئی	یَاوَہ گوْئِی	بکواس، بیہودہ گوئی
یارانہ	یَارَانَہ	دوستی
یک رخہ	یَکْ رُخَہ	ایک رخ والا
یک لخت	یَکْ لَخْت	اچانک
یگانگت	یَگَانْگَتْ	قرابت
یگانہ	یَگَانَہ	اکیلا، بے نظیر، بے مثل

بقیہ از صفحہ 6:

حق کی تڑپ و جستجو رکھنے والے احمدیت کے اس دوسرے مرکز میں جوق در جوق پہنچے۔ **فالحمد اللہ علی ذلک**

(روزنامہ الفضل 26 مارچ فضل عمر نمبر 1966ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے قادیان میں اپنا ایک مکان بنوایا اور مکان بنوانے کے لیے بعض احباب سے قرض لیا۔ میں پریشان تھا اور چاہتا تھا کہ یہ قرض جلد اتر جائے۔ چنانچہ میں نے رمضان المبارک کے مہینہ میں خصوصیت سے قرض کی ادائیگی کی بابت دعا شروع کی جب دعا کرتے آٹھواں دن ہوا تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہم کلام ہوا اور اس پیارے محبوب مولا نے مجھ سے ان الفاظ میں کلام فرمایا۔

"اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا قرضہ جلد اتر جائے۔ تو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو بھی شامل کرالے۔"

اس کے بعد جلد معجزانہ رنگ میں یہ قرض اتر گیا۔

(حیات قدسی حصہ چہارم۔ صفحہ 7,6)

خلفائے وقت کی دعائیں بلاتمیز مذہب و ملت انسانیت کے لئے سکون قلب کا باعث بنتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک غانین دوست کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"غانا جب میں پہنچا ہوں تو وہاں کے ایک چیف، نانا اوجیفو صاحب جو عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے وہ پہلی رات مجھے ملنے کیلئے آئے اور نماز کے بعد مجلس میں انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے مربی صاحب سے وجہ پوچھی تو جو واقعہ سنایا وہ میں آپ کو سناتا ہوں وہ کہتے ہیں یہ خصوصیت کے ساتھ ایک تو ہم پرست کاہن قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں بڑے رسم و رواج ہیں اور بڑے توہمات ہیں ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہو جاتا تھا اور کبھی مدت پوری نہیں ہوتی تھی اس پریشانی کا ذکر انہوں نے عیسائی پادریوں سے کیا اور دم پھونکنے والے کے پاس گئے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر جب اس طرف سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے امام وہاب صاحب سے بات کی اور کہا کہ میں ہوں عیسائی لیکن مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اٹھ گیا ہے آپ لوگوں کے متعلق سنا ہے کہ آپ دعا کرتے ہیں تو خدا قبول بھی کرتا ہے تو اپنے امام کو میری طرف سے یہ ساری کہانی لکھیں اور ان کو بتائیں کہ مصیبت میں ہم گرفتار ہیں ہمارے لئے دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان کی دعا کا خط مجھے بھجوایا۔ اب میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایسا کروایا کہ میں نے ان کو جواب لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہوگا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہوگا۔ جب حمل ہوا بیوی کو تو ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ نہ صرف بچہ مر جائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا۔ بچہ ایسی حالت میں ہے کہ تمہاری بیوی کی جان کو خطرہ ہے۔ اس لئے تم اس حمل کو ضائع کرا دو۔ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں مجھے جماعت احمدیہ کے امام کا خط آیا ہے نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ میرے بچے کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ پھر وہ ہر ہفتے آ کر دعا کی یاد دہانی کروا جاتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور ان کی بیگم صاحبہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں کوئی ان کو تکلیف نہ ہوئی مجھے یاد ہے ان کی جو تار یہاں آئی تھی انہوں نے لکھا تھا کہ God has blessed me with a bounding son اس کا مطلب ہے کہ خدا نے اچھلتا کودتا قوت کے ساتھ چھلانگیں لگاتا ہوا بچہ پیدا فرمایا ہے۔

چنانچہ ان کی خواہش تھی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے وہ دیر کرتے رہے۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد ربوہ اگست 1988ء)

ہمارے پیارے امام خلفائے مسیح موعود کی قلبی کیفیات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں ان میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے یہ ایک ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں رہنے والے، بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا ہے...... غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو چاہے جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو، اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کرتے رہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2014ء۔ جرمنی)

خلیفہ وقت کیلئے دعائیں

جب خلفیہ وقت کا وجود ساری جماعت کیلئے برکتوں اور رحمتوں کا خزینہ ہے۔ خلیفہ وقت کا ہر دن اپنی جماعت کے لئے دعائیں کرتے طلوع ہوتا اور ہر سورج دعاؤں کے ساتھ ہی غروب ہوتا ہے اور خلیفہ وقت کی مقبول دعائیں ہر لمحہ ہمارے شامل حال رہتی ہیں اور ہماری غفلت کی گھڑیوں میں یہ دعائیں ہماری حفاظت کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ تو ہم میں سے ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر وقت اپنے محسن اور محبوب امام کے لیے مجسم دعا بنا رہے۔ **اَللّٰھم اَیِّدْ اِمَامَنا بِرُوْحِ الْقُدُس** کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا طالب رہے۔ اور ان پاک مقاصد کی تکمیل کے لیے دعا کرتا رہے جو نظام خلافت کے زیر سایہ ساری دنیا میں جاری و ساری ہیں۔

نابینا کیلئے بھی باجماعت نماز

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی شخص لانے والا نہیں جو مجھے مسجد تک لے آئے اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں۔ تو میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں۔ آپ نے اسے اجازت دے دی۔ پھر جب وہ واپس لوٹا تو آپ نے فرمایا کہ تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتے ہو۔ اس نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تو آپ نے فرمایا تمہارا مسجد میں آنا ضروری ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسجد کو صبح و شام جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد)

مکرم انیس احمد ندیم صاحب

خلافت، حصارِ عافیت امن وامان ہے

دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشمِ تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

منھاج النبوۃ پر فائز خلفاء اُن برکات اور فیوض کا تسلسل ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء دنیا میں لاتے ہیں۔ انبیاء کی نیابت میں خلفائے وقت کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید ونصرت کے نشانات عطا کئے جاتے ہیں۔ قرب الٰہی اور قبولیت دعا جیسی صفات کا ظہور انہیں عوام الناس سے ممتاز کرتا ہے۔ خلفاء اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے کھڑے ہوتے ہیں اس لئے ان کا واحد ہتھیار اور سہارا اور طاقت وقوت کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے اور وہ اسی پر انحصار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں۔ بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے۔ اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے۔ اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولین کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل وجان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔“

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22۔ صفحہ 20)

آج جماعت احمدیہ دنیا کی سب سے خوش نصیب قوم ہے کہ وہ خلافت کے دامن سے وابستہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے قرب ومحبت اور دعاؤں کے چشمہ سے فیضان پا رہی ہے۔ دنیا کے دوسو ممالک میں بسنے والے احمدی اپنی ہر طرح کی تکالیف اور اضطراب اور عسر ویسر کی کیفیات حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کر کے ایسی راحت وسکون محسوس کرتے ہیں گویا وہ خدا تعالیٰ کی آغوش اور محفوظ پناہ گاہ میں ہوں۔ ہم میں سے ہر ایک احمدی کیسا خوش بخت ہے کہ ہمارے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا سب سے مقرب اور محبوب وجود ہمارے لئے دعا گو رہتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشمِ تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2014ء۔ جرمنی)

گویا ذاتی ہموم وغموم خلیفۃ المسیح کے سپرد ہونے سے احمدی اطمینانِ قلب کی دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں اور یہ وہ نعمتِ بے مثال ہے جو صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”کون سا دنیوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین ہو اور دعا بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2014ء۔ جرمنی)

خلافت احمدیہ کی 106 سالہ تاریخ ایسے ان گنت واقعات سے عبارت ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان، قبولیت دعا کے عرفان اور خلافتِ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے مظہر ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔ میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔“

(منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 47)

خلفائے حضرت مسیح موعود ہر وقت احباب جماعت احمدیہ کی خیر وبھلائی کے طالب رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

”میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے آپ کے بار ہا کرنے کیلئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کیلئے اپنے ربّ رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔“

(الفضل 30 دسمبر 1965ء)

جماعت احمدیہ کو ایک ایسے امام کی نعمت حاصل ہے جو ہمارا درد رکھنے والا محبت وشفقت کا پیکر، ہمارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا اور ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ اور ایک احمدی کی تکالیف پر ایسا مضطرب ہونے والا امام ہمیں نصیب ہے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی اور نظام میں ملنی محال ہے۔ اِس کا اظہار اُس ایک واقعہ سے ہی خوب ہوتا ہے جب قادیان کا ایک غریب احمدی اپنی بیوی کی سخت بیماری کے دروان حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں پہنچ گیا اور نہایت نازک حالات کا ذکر کیا ساتھ دوا تجویز کرنے کی بھی درخواست کی۔ حضور نے دوا عنایت فرمائی اور فرمایا کہ جاؤ میں دعا بھی کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے کی دوا اور دعا میں برکت ڈالی اور مریضہ شفایاب ہو گئیں ان صاحب نے بڑے سکون سے رات بسر کی لیکن امام وقت کی کیفیت بھی ملاحظہ ہو کہ جب صبح فجر پر وہی صاحب بیت میں نظر آئے تو حضور نے حال دریافت فرمایا کہنے لگے الحمدللہ! حضور! دوا کھلاتے ہی خدا تعالیٰ کا فضل ہو گیا۔ حضور نے فرمایا ”کاش تم نورالدین کو بھی خبر دے دیتے تاکہ وہ بھی رات کو سو لیتا“۔

دنیا بھر سے ہزاروں لوگ روزانہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعاؤں کے طالب ہوتے ہیں، لیکن یہ تعلق ایسا لطیف اور عجیب ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ کسی ملک وقوم کا باشندہ ہو بلا امتیاز ہر لمحہ امامِ وقت کی دعاوں کے فیضان سے حصہ پا رہا ہوتا ہے۔ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

میں دفتر ”بدر“ میں حسب معمول ایک دن چارپائی پر لیٹے ہوئے بستر کو تکیہ بنائے اور آگے میز رکھے دفتر ایڈیٹر ومینیجر کا فرض بجا لا رہا تھا جو مجھے حضرت خلیفۂ اول کی ایک چٹ ملی جس پر مرقوم تھا۔

”میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا۔ ولم اکن بدعائک رب شقیا‘

میں کچھ حیرت زدہ ہوا کیونکہ یہ تو درست بات تھی کہ میرے دولڑکے یکے بعد دیگرے چالیس دن کے اندر گولیگی (ضلع گجرات) میں فوت ہو چکے تھے۔ جمشید سات اکتوبر 1908ء کو ساڑھے نو ماہ اور خورشید پلوٹھا گیارہ نومبر 1908ء کو بعمر 5 سال 8 ماہ مگر میں نے حضور کی خدمت میں دعا کی کوئی تحریک نہیں کی تھی۔ آخر معلوم ہوا کہ میری نظم والدۂ عبدالسلام مرحوم حضرت اماں جی نے گھر میں ترنم سے پڑھی۔ حضرت خلیفۂ اول آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے جو ناگاہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:۔

”کونسا دنیوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کونسا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین ہو اور دعا بھی کرتا ہو۔ کونسا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔“
(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

الحمدللہ مجھے تو معلوم تھا

اماں جی نے بتایا کہ یہ نظم اکمل صاحب کی ہے جو آپ کی شاگرد سکینۃ النساء کے شوہر ہیں۔ بیچاروں کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے ہیں حضرت خلیفۂ اول پر اس کا ایسا اثر ہو کہ حضور کی توجہ فوراً دعا کی طرف پھر گئی۔ اور اس کے بعد حضور نے مجھے وہ رقعہ لکھا۔ جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

”اس کے بعد 1910ء میں میرے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ اور پونے تین سال بعد 1913ء میں دوسرا لڑکا تولد ہوا اور اس طرح آپ کی دعا کی قبولیت کا ہم نے نظارہ دیکھا۔“

(حیات نور۔ صفحہ 430)

جماعت کی خاطر حضرت مصلح موعود کی قلبی کیفیات کا نقشہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

”پارٹیشن کے پریشانی کے دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک دن عصر کے وقت آپ میرے پاس آئے۔ آپ کی آنکھیں سرخ اور متورم تھیں۔ آواز میں رقت تھی۔ مگر اس پر پورا ضبط کئے ہوئے تھے۔ مجھے فرمانے لگے

”صبح صبح عید ہے میں شائد آپ لوگوں کو ’عید‘ دینی بھول جاؤں۔ کام کی مصروفیت غیر معمولی ہے اور مجھے موجودہ حالات کے متعلق شدید گھبراہٹ ہے۔ گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دعا کو سنا ہے اور اس کا یہ وعدہ ہے کہ ”اینما تکونوا . . .“ میں سجدہ کی حالت میں تھا جس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی ہے۔ اور مجھے اس پر پورا ایمان ہے لیکن پھر بھی دعا کی سخت ضرورت ہے تم بھی درد سے دعائیں کرو۔ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے راستے ہمیشہ کھلے رکھے۔“

میں نے آپ کا یہ الہام وبشارت نوٹ کر لیا۔ اور اس کے پورا ہونے کی منتظر رہنے لگی۔ آج آپ سب دیکھ رہے ہیں کہ وہ دعا اور پھر اس کو جواب جس میں بشارت تھی کس خوبی اور کس خوبصورتی سے پورا ہوا۔ کس طرح قادیان سے نکلنے کے بعد پھر یہ ساری جمعیت ایک جھنڈے تلے جمع ہوئی اور پھر کس شان وشوکت سے (دعوت الی اللہ) چاردانگ عالم میں پہنچی۔ کس طرح زیادہ سے زیادہ

باقی صفحہ 5 پر

(بقیہ از صفحہ 1: اختتامی خطاب کا خلاصہ)

زلزلے اور سیلاب رک جائیں گے۔ اگر نہیں تو یہ مذہب کے خلاف لکھنے والے کس کھاتہ میں جائیں گے۔ خدا تو اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ کہتا ہے کہ اگر تم میرے حکموں پر چلو تو یہ آفات ٹل سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ صدی میں اللہ نے اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔ اس فرستادہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم اپنی حالتوں کو نہیں بدلو گے تو تم پر زلزلے بھی آئیں گے اور اگر ظلموں میں بڑھتے گئے تو طاعون کی وبا بھی پھیلے گی۔ پس اپنی حالتوں کو سنوارو۔ جنہوں نے خدا کے اس فرستادہ کی آواز پر لبیک کہا وہ سب ان سے محفوظ رہے۔ پس ہمیں تو خدا کے ان پیاروں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ وہ ہمیں آئندہ آنے والی آفات سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ایک ایٹم بم جو ایک ہی پل میں لاکھوں جانوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے پیارے تو مصیبت کے وقت اپنے خدا سے گریہ وزاری کرتے ہیں اور اس مصیبت کے کم ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو رات کے وقت اس قدر روتے دیکھا کہ جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو اور آپ دعا کر رہے تھے کہ اے خدا ان کو اس عذاب سے بچائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود سے ایک سوال کرنے والے نے پوچھا کہ مذہب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب کیا ہے وہی راہ ہے جس کو اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ مذہب تو ہر شخص کو رکھنا پڑتا ہے۔ لا مذہب انسان جو خدا کو نہیں مانتا اس کو بھی ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے اور جو بھی رستہ تم اختیار کرو گے وہ مذہب ہے مگر امر غور طلب یہ ہونا چاہئے کہ جو راہ اختیار کی ہے۔ کیا وہ راہ وہی ہے جس پر چل کر سچی استقامت، دائمی راحت اور نہ ختم ہونے والا اطمینان مل سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں مذہب کا خلاصہ دو ہی باتیں ہیں یعنی حق اللہ اور حق العباد۔ حق اللہ یعنی اس کو کس طرح ماننا چاہئے اور کس طرح اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ دوسرے بندوں کے حقوق کہ اس کے بندوں کے ساتھ کیسی ہمدردی اور مواخات کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے مذہب کی غرض و غایت کو بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں ایسا مذہب ایک مردے کا جنازہ ہے جو صرف دوسروں کے سہارے سے چل رہا ہے سہارا الگ ہوا تو وہ زمین پر گرا۔ ایسے مذہب سے کچھ حاصل ہے تو وہ صرف تعصب ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حقیقی سچائی کا بھوکا اور پیاسا ہے تو ضرور اسے ماننا پڑے گا کہ مذہب کے وجود سے پہلے یہ خداداد تقسیم طبائع میں ہو چکی ہے کہ کس کی فطرت میں غلبہ حلم اور محبت اور کس کی فطرت میں غلبہ غضب ہے اب مذہب یہ سکھلاتا ہے کہ محبت اور اطاعت اور صدق و وفا جو مثلاً ایک بت پرست یا انسان پرست کی نسبت عبادت کی رنگ میں بجالاتا ہے۔ ان ارادوں کو خدا تعالیٰ کی طرف پھیرے اور خدا کی راہ میں اطاعت دکھائے۔ فرمایا کہ مذہب کی علت غائی صرف یہ ہے کہ انسانی قویٰ کو ان کے موقع محل کے مطابق استعمال کرے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے مذہب کے اختیار کرنے کی اصل غرض یہ بیان کی ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے اس پر ایسا کامل یقین آجائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھا جائے۔ یہ یقین پیدا کرنا مذہب کا کام ہے پس سب سے مقدم کام انسان کا یہ ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے۔ یہ یقین خدا پر اس کے ساتھ مکالمے اور خارق عادت نشانات سے آتا ہے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہو۔

پس مذہب کی غرض یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اس لائق بنائے کہ اس کی روح ہر وقت خدا کے آستانہ پر گری رہے۔ یقین اور محبت اور معرفت اور صدق اور وفا سے بھر جائے اور اس میں ایک خالص تبدیلی پیدا ہو تا کہ اسی زندگی میں اسے بہشتی زندگی حاصل ہو۔ حضرت مسیح پاک مذہب کی غرض ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ اخلاق وسیع ہوں۔ جیسے خدا کے اخلاق وسیع ہیں کوئی ہزار گالیاں اسے دے وہ اس پر پتھر نہیں برساتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب والا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔ میں اس سے منع نہیں کرتا کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ اختلاف مذہب بیان کرو مگر اس میں تعصب اور کینہ کا رنگ نہ ہو۔

دین حق اپنے ماننے والوں سے کیا تقاضا کرتا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپے اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں۔ اصطلاحی معنوں میں اس کے معنی ہیں تو وہ ہے جو خدا کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے۔ دین حق صرف قصے کہانیاں نہیں ہے بلکہ دین حق کہتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے سے زندہ تعلق پیدا کرو۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ دین حق کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ دونوں ہاتھ پھیلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ اس کی طرف دوڑتے ہیں وہ اس کے لئے دروازہ کھولتا ہے۔

حضور انور حضرت مسیح موعود کی تحریر کی روشنی میں زندگی بخش مذہب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مذہب بغیر نشان کے قریب نہیں کر سکتا اور نہ گناہ سے نفرت دلا سکتا ہے۔ مذہب پکارنے میں ہر ایک کا بلند آواز ہے لیکن کبھی ممکن نہیں کہ پاک دلی میسر آسکے، جب تک انسان مذہب کے آئینہ میں فوق العادت نظارہ نہ کرے۔ نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ایک نیا یقین حاصل نہ ہو اور نیا یقین حاصل نہیں ہو سکتا جب تک معجزے نہ دکھائے جائیں۔ سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ سچا نمونہ ہو۔ سچے مذہب کی یہی نشانی ہے۔ اس زندہ خدا کے نمونے اور نشان اس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔ پہلے انبیاء ایک خاص قوم وملت کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم وہیں تک تھی لیکن اللہ نے فرمایا الیوم اکملت لکم ...... یعنی آج میں نے دین کو مکمل کر دیا۔ پس دین حق تمام مسائل کا حل ہے اور تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج آنحضورؐ کے غلام صادق کے ماننے والوں کا کام ہے کہ جس توحید اور مذہب کو پھیلانے کے لئے آپؐ تشریف لائے وہ مذہب آج بھی زندہ ہے، آج بھی زندہ خدا سے تعلق جڑواتا ہے وہ مذہب جس نے آخرین میں رسول بھیج کر پہلوں سے ملا دیا ہے وہ مذہب جس نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کر کے مومنین کے خوف کو امن میں بدل دیا ہے۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچائیں اور ان معترضین کے منہ بند کر دیں۔ انہیں بتا دیں کہ خارق عادت کوئی پرانے معجزے نہیں۔ آج بھی اس کے فضلوں کے نشانات جماعت احمدیہ دکھا سکتی ہے اور دکھاتی ہے۔ دنیا کو بتا دیں کہ دین حق ہی دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے اور محمد ﷺ ہی امن کے ضامن ہیں۔ اس اہم فریضہ کی تکمیل کے لئے اپنی جان مال کی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے اپنی تمام استعدادیں بروئے کار لائیں۔ اپنی دعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں اور روئے زمین پر ایک ہی مذہب ہو ایک ہی رسول ہو اور ایک خدا ہو جو واحد و یگانہ ہے اور اس کی پرستش کی جاتی ہو۔ خدا ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

آخر پر حضور انور نے امت اور دنیا کی بہتری کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کی حاضری 33 ہزار 270 ہے جو گزشتہ سال سے 2 ہزار زیادہ ہے۔ اس کے بعد مختلف گروپس نے نظمیں و ترانے پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر مارکی سے تشریف لے گئے۔

☆☆............☆............☆☆

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرمہ شازیہ اعجاز صاحبہ لیکچرار نصرت جہاں گرلز کالج دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بھائی مکرم میاں زبیر احمد صاحب ہیوسٹن امریکہ کو مورخہ 30/جولائی 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام سہیل احمد عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں اعجاز احمد ہنجرا صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ دارالصدر غربی کا پوتا اور مکرم میاں ظفر اللہ ہنجرا صاحب مربی سلسلہ امریکہ کا نواسا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم فضل محمد صاحب احمد نگر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مہر ولی محمد صاحب آرائیں ابن مکرم محمد یوسف صاحب احمد نگر مورخہ یکم ستمبر 2014ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ عید الفطر سے ایک دو روز قبل اپنے گھر کے سامنے ٹیوب ویل کے گہرے کنوئیں میں جا گرے جس کی وجہ سے بازو فریکچر ہو گیا اور جسم کے مختلف حصوں پر شدید چوٹیں آئیں دو آپریشن بھی ہوئے اور تقریباً ایک ماہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے شدید تکلیف کے باوجود بڑی بہادری اور صبر سے تکلیف کا مقابلہ کیا۔ 2 ستمبر 2014ء کو احمدیہ قبرستان احمد نگر میں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین دعا بھی کروائی۔ مرحوم گورنمنٹ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد آج کل دفتر وصیت میں خدمت بجا لا رہے تھے دوران ملازمت بھی آپ کو جماعتی خدمات کا موقع ملتا رہا۔ جماعت احمدیہ احمد نگر میں بطور سیکرٹری مال، محاسب اور صدر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ والد محترم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے خلافت اور جماعت سے وفا کا تعلق تھا، ملنسار، مہمان نواز، پابند صوم و صلوٰۃ تھے ضرورت مند کا خیال رکھتے کبھی بھی کوئی خالی ہاتھ واپس نہ جاتا۔ والدہ محترمہ کے انتقال کے بعد آپ نے ہم سب بہن بھائیوں پر اپنی محبت اور شفقت کا سایہ دراز کئے رکھا ہر ضرورت کا خیال رکھتے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم فتح محمد خالد صاحب اور آٹھ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ممالک عالم

بنگلہ دیش

محل وقوع:

بنگلہ دیش کے شمال، مغرب اور مشرق میں بھارت ہے۔ جنوب مشرق میں اس کی تھوڑی سی سرحد برما سے ملتی ہے اور جنوب میں خلیج بنگال ہے بنگلہ دیش ایک ڈیلٹائی میدان ہے۔ جو کوہستان ہمالیہ سے نکلنے والے چند بڑے دریاؤں سے وجود میں آیا ہے۔ یہ دریا گنگا، برہم پتر، اور میگھنا ہیں۔ جنوب مشرقی حصہ جو چٹا گانگ ڈویژن پر مشتمل ہے۔ نیچی مگر ہموار پہاڑیاں ہیں۔ ان کے درمیان میں کرنا فلی اور سانگو دریا بہتے ہیں۔ بنگلہ دیش دنیا کے انتہائی گنجان آباد ممالک میں سے ایک ہیں۔ جس میں 1200 لوگ فی مربع میل آباد ہیں۔

رقبہ وآبادی:

بنگلہ دیش کا رقبہ 55 ہزار 598 مربع میل یا 1 لاکھ 43 ہزار 998 کلومیٹر ہے۔ 20 کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر:

بنگلہ دیش کا دارالحکومت ڈھاکہ ہے۔ چٹا گانگ سلہٹ اور کھلنا بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت:

بنگلہ دیش کی کرنسی ٹکہ ہے۔ دفتری زبان بنگالی ہے صدارتی نظام حکومت ہے۔ مذہب سنی العقیدہ مسلمان ہے۔ بنگلہ دیش نے 16 دسمبر 1971ء کو آزادی حاصل کی۔ ستمبر 1974ء میں اقوام متحدہ کا ممبر بنا۔

درآمدات وبرآمدات:

مشینری، ٹرانسپورٹ کا سامان، خوراک کا غلہ، دھاتی ایندھن درآمدات ہیں۔ خام پٹ سن کی اشیاء کھالیں، چائے اور چمڑا برآمدات ہیں۔ مجموعی پیداوار 24 ارب 40 لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ تجارت کے لئے بنگلہ دیش زیادہ تر بھارت کے رحم وکرم پر ہے بہت سا چاول ہندو بھارت کو سمگل کرتا ہے۔

زراعت:

بنگلہ دیش بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ پورے ملک میں 68 ہزار دیہات ہیں۔ زراعت کے شعبہ سے 70 فیصد لوگ روزگار حاصل کرتے ہیں زراعت میں بڑی پیداوار پٹ سن کی ہے۔ جسے سنہری ریشہ بھی کہتے ہیں۔ پٹ سن سے چٹائیاں، ٹاٹ، بوریاں اور رسے بنتے ہیں۔ اور دنیا کے بہت سے ممالک اس کے خریدار ہیں۔ چاول اور چائے بھی بڑی زرعی پیداواریں ہیں۔ بنگلہ دیش پٹ سن پیدا کرنے والا دنیا میں سب سے بڑا ملک ہے۔ یہاں پٹ سن کی ساٹھ لاکھ گانٹھیں تیار ہوتی ہیں اور یہ آدھی دنیا کو خام پٹ سن یا ان کی اشیاء بھیجتا ہے۔ دوسری بڑی اہم فصل چاول ہے۔

خوراک:

بنگلہ دیش میں مچھلیوں کی افزائش کے لئے فارم بھی ہیں۔ پھلوں میں ناریل، کٹھل آم اور لیچی زیادہ مشہور ہیں۔ چاول اور مچھلی بنگلہ دیش کی عام خوراک ہے یہاں بہت سے لوگ بڑی بڑی کشتیوں میں رہتے ہیں جو دریاؤں کے کناروں کے ساتھ ساتھ تیرتی رہتی ہیں۔ وہ اپنی ضرورت کا چاول بھی کشتیوں پر مٹی کی تہہ بچھا کر اُگاتے ہیں۔

صنعت:

پٹ سن کی صنعت بنگلہ دیش کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ اس سے پانچ لاکھ لوگ روزگار حاصل کرتے ہیں۔ اس صنعت کے بڑے مراکز نرائن گنج، چٹا گانگ اور کھلنا میں ہیں۔ متحدہ پاکستان کے دنوں میں یہاں سے کاغذ مغربی پاکستان آیا کرتا تھا۔ چٹا گانگ میں فولاد کا کارخانہ بھی انہی دنوں قائم ہوا تھا۔ بنگلہ دیش کی دوسری صنعتوں میں چینی، ادویات، کھاد، ڈیزل انجن اور بجلی کے سامان کے کارخانے شامل ہیں۔ صنعت کا شعبہ ملک کے سات فیصد لوگوں کو روزگار دیتا ہے۔ ہندو یہاں کی تجارت پر چھائے ہوئے ہیں۔

ممبرشپ:

بنگلہ دیش دولت مشترکہ، ایشین ترقیاتی بنک، جنوبی ایشیائی کانفرنس، کولمبو پلان اور اسلامک کانفرنس کا ممبر ہے۔

مشہور اخبارات:

بنگلہ دیش ابزرور، ہالیڈے، بنگلہ دیش ٹائمز۔

گیس وتیل:

تیل کی سپلائی، خلیج بنگال سے ہوتی ہے۔ ڈرلنگ ترقی کررہی ہے۔ قدرتی گیس کے پائپ، ٹی ٹاسن اور دوسری جگہوں سے ڈھاکہ تک بچھائے گئے ہیں۔ قدرتی گیس کے ذخائر بنگلہ دیش کے استعمال کے لئے 20 سال تک کافی ہوں گے۔ بھارت اور بنگلہ دیش ایک معاہدہ کے تحت دریائے گنگا کے پانی کے نکاس کے لئے کام کررہے ہیں۔

دھاتیں:

بنگلہ دیش کی دھاتیں نمک، سفید مٹی اور گلاس سینڈ ہے۔

ذرائع نقل وحمل:

بنگلہ دیش میں آبی راستے بے شمار ہیں۔ کیونکہ تمام ملک میں چھوٹے بڑے دریاؤں کا جال بچھا ہوا ہے۔ وسیع پیمانے پر نقل وحمل اور آمدورفت ان دریائی راستوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ چٹا گانگ ملک کی بڑی بندرگاہ ہے ملک میں گنگا، برہم پتر، سرما میگھنا اور بوڑھی گنگا بڑے بڑے دریا ہیں۔ اکثر سڑکیں ان دریاؤں پر آکر ختم ہوجاتی ہیں۔ کیونکہ ان کے پاٹ اتنے چوڑے ہیں کہ پل بنانا ممکن نہیں چنانچہ ان دریاؤں کو موٹر کشتیوں کے ذریعے پار کیا جاتا ہے۔ ان دریاؤں میں جولائی سے نومبر تک سیلاب آتے رہتے ہیں جن سے بڑی تباہی ہوتی ہے۔ یہاں ریلوے لائن بھی بچھی ہوئی ہے۔

طوفان کی سرزمین:

بنگلہ دیش سیلابوں اور طوفانوں کی سرزمین ہے یہاں خوفناک طوفان آتے رہتے ہیں۔ پاکستان کی طرح بنگلہ دیش کے بیشتر دریا بھی بھارت سے گزر کر اس ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ بھارت نے دریائے گنگا پر فرخا بیراج بنا رکھا ہے۔ وہ خشک دنوں میں تو گنگا کا پانی کلکتہ کی بندرگاہ کی طرف موڑ دیتا ہے لیکن موسم برسات میں بنگلہ دیش کی طرف پانی چھوڑ دیتا ہے جس سے وہاں وسیع علاقے میں سیلاب آجاتا ہے۔

فضائی کمپنی:

بنگلہ دیش کی فضائی کمپنی کا نام بیمان ہے۔

قومی نشان:

نرگس کا پھول۔

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 7 ستمبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کے لئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 6 ستمبر

طلوع فجر	4:23
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:29

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 ستمبر 2014ء

6:05 am	حضور انور کا دورہ آئرلینڈ
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس لقاء مع العرب
12:15 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2014ء پہلے روز کی کارروائی (نشر مکرر)
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:25 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2014ء پہلے روز کی کارروائی (نشر مکرر)
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2014ء

نماز جنازہ

مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ 3 ستمبر 2014ء کو بقضاء الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 6 ستمبر 2014ء کو 10 بجے صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ادا کی جائے گی۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214 فون گھر
دکان 6216216 047-6211971

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

ضرورت سٹاف
نرسنگ اور آیا کی فوری ضرورت برائے رابطہ
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,6214499

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

وردہ فیبرکس
آخری 10 دن سیل کے
ان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
کاٹن، لیلن، کھدر،
Coming Soon تمام نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

صاحب جی نے سیل لائی اے
صاحب جی پے چل، چل، چل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com